اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ر
سہ ماہی ۷ ر
ماہوار ۲½ ر

یوم:۔ پنجشنبہ

فی پرچہ ۱ر

۲۵ رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۱۹ احسان ۱۳۳۱ ہش ۔ ۱۹ جون ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۴۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۸ جون۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کو آج بیماری بدستور تشویشناک ہے۔ مگر دل کی حالت بفضلہ تعالیٰ آجکل بہتر ہوئی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دیسی شکر کی نقل و حرکت پر سے پابندی اٹھا لی گئی

لاہور ۱۸ جون۔ حکومت پنجاب نے دیسی شکر کی نقل و حرکت پر سے ہر قسم کی پابندیاں اٹھا لی ہیں۔ البتہ صوبے کے سرحدی علاقوں میں پابندی بدستور عائد رہے گی۔

اٹلی آئندہ دس سال میں ایران سے دو کروڑ ٹن تیل حاصل کریگا

روم ۱۸ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اٹلی کی ایک تیل کمپنی نے دس سال کے لئے ایران سے ایک معاہدہ طے کیا ہے۔ اس معاہدے کے مطابق اٹلی دو کروڑ ٹن تیل ایران سے خریدے گا۔ کمپنی کے جنرل مینجر نے ایک بیان دیتے ہوئے بتایا۔ کہ معاہدہ کے مطابق یہ انتظام کیا جا رہا ہے۔ کہ ہر سال کم از کم بیس لاکھ ٹن تیل ایران سے اٹلی پہنچ جایا کرے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جو تیل بردار جہاز ایران سے تیل لیکر آ رہا تھا۔ وہ عدن پہنچ گیا ہے۔

دو ہزار سے زیادہ مہاجرین پاکستان میں داخل ہوئے

کھوکھرا پار ۱۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ ماہ جون کے پہلے پندرھواڑے میں دو ہزار سے زیادہ مہاجرین کھوکھرا پار کی سرحد سے پاکستان میں داخل ہوئے ہیں۔

مختصر ــــ مگر ــــ اہم

کراچی ۱۸ جون۔ مرکزی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ۵۰۰ یا اس سے کم تنخواہ پانے والے مرکزی ملازمین کو عید الفطر کی آمد کی وجہ سے یکم جولائی کی بجائے ۲۳ جون کو تنخواہیں دے دی جائیں۔

کراچی ۱۸ جون۔ حکومت پاکستان نے چیف آف سٹاف لیفٹیننٹ جنرل ناصر علی خاں کو ڈپٹی کمانڈر انچیف کے عہدے پر متعین کیا ہے ــــ **خیر پور** ۱۸ جون۔ ریاست کی حکومت نے ایک مالی کارپوریشن قائم کی ہے۔ جو ضرورت مند مہاجرین کو قرضے دینے کے علاوہ ان کے روزگار کے لئے گھریلو صنعتیں بھی قائم کرے گی ــــ **کراچی** ۱۸ جون۔ مزدوروں کی بین الاقوامی انجمن کے چھ ماہرین پاکستان میں مزدوروں کی حالت کا جائزہ لینے کے لئے ملک کے اہم مقامات کا دورہ کریں گے۔

اٹاوہ ۱۸ جون۔ کینیڈا میں متعین پاکستانی ہائی کمشنر مسٹر اکرام اللہ نے بتایا۔ کہ پاکستان کھیلوں موسیقی اور ڈاکٹری کے متعلق اپنی مصنوعات کینیڈا کے بازار میں لائے گا۔ کیونکہ وہ ان مصنوعات میں کافی ترقی کر چکا ہے ــــ **کوئٹہ** ۱۸ جون۔ بلوچستان کے اعلیٰ حکام نے آج ایک کانفرنس میں صوبے کی معاشرتی ترقی کا جائزہ لیا۔ مرکز نے اس سلسلے میں ستر لاکھ روپے منظور کئے ہیں۔ اس رقم میں سے چالیس لاکھ صوبے کی تعلیمی ترقی پر اور باقی صحت کے مراکز قائم کرنے پر خرچ کی جائیگی۔

بھارت پارلیمنٹ میں پناہ گزینوں کی حالت کے متعلق تحریک تخفیف

نئی دہلی ۱۸ جون۔ بھارت پارلیمنٹ میں آج حزب مخالف نے پناہ گزینوں کی غیر تسلی بخش حالت پر بحث کرتے ہوئے ایک تحریک تخفیف پیش کی۔ جو ۲۷ کے مقابلہ میں ۲۸۰ کی اکثریت سے مسترد ہو گئی۔ اور پارلیمنٹ نے سب مطالبات زر منظور کر لئے۔ وزیر آبادکاری نے پناہ گزینوں کو آباد کرنے کے متعلق حکومت کی مساعی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔ پناہ گزینوں کی آبادکاری کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے۔ کہ حکومت پناہ گزینوں کے لئے وہی حالت پیدا کر سکتی ہے۔ جو پاکستان میں تھی۔ کیونکہ حکومت کے لئے یہ ناممکن ہے۔

کمیونسٹوں سے ساز باز کرنے کا الزام

جنوبی کوریا کی اسمبلی کے جن گیارہ ممبروں کو کمیونسٹوں سے ساز باز کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان پر فوجی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے گا۔

لنڈن میں شاہ طلال کے بھائی کی ــــ پُراسرار نقل و حرکت ــــ

لنڈن ۱۸ جون۔ جب سے شہزادہ نائف سوئٹزرلینڈ میں اپنے بھائی شاہ طلال کے ساتھ ملاقات کرنے کے بعد یہاں آئے ہیں۔ ان کی نقل و حرکت پر اسرار ہے۔ لنڈن میں اردنی سفارت خانے کا کوئی افسر ہوائی مستقر پر آپ سے ملنے نہیں گیا۔ اور کل سہ پہر تک شہزادے نے بھی سفارت خانے سے کوئی نام و پیام نہیں کیا۔ غالباً سفارتی پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے سفارت خانہ ان کی سرگرمیوں پر سکوت اختیار کئے ہوئے ہے۔ (اسٹار)

مشرقی جرمنی کی فوج

برلن ۱۸ جون۔ مشرقی جرمنی کے وزیر اعظم ایم گروٹوول نے اعلان کیا ہے۔ بہت جلد جرمنی کے لئے ۳,۷۵,۰۰۰ مردوں کی فوج مرتب کی جائیگی اور اس کام کو سب پر ترجیح دی جائیگی۔ اندازہ ہے کہ ایک سال کے اندر مشرقی جرمنی میں ۱۲ ڈویژن

شام و پاکستان فرنڈشپ سوسائٹی

دمشق ۱۸ جون۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ شام کی ممتاز شخصیتیں شام میں پاکستان کے دوستوں کی سوسائٹی کے قیام کی غرض سے باہمی بات چیت کر رہے ہیں۔ سوسائٹی جلد ہی معرض وجود میں آ جائیگی۔

نیویارک ۱۸ جون۔ آج حفاظتی کونسل کا اجلاس روس کے اس اقدام پر غور کریگا۔ کہ امریکہ نے کوریا کی جنگ میں جراثیم استعمال کئے ہیں۔

حکومت پاکستان تاریخ آزادی کی تاریخ مرتب کرے گی

کراچی ۱۸ جون۔ حکومت پاکستان نے برعظیم ہند و پاک کی تحریک آزادی کی ایک جامع تاریخ مرتب کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس غرض سے پانچ ارکان پر مشتمل ایک ایڈیٹوریل بورڈ قائم کیا ہے۔ جو ڈاکٹر محمود حسین کی صدارت میں تاریخ مرتب کرنے کا کام کرے گا۔ ایڈیٹوریل بورڈ میں سید سلیمان ندوی اور پروفیسر حلیم بھی شامل ہونگے۔ امید ہے کہ یہ تاریخ جس میں دور آزادی کے مسلمانوں سے تعلق رکھنے والے پہلوؤں کو بالخصوص اجاگر کیا جائے گا۔ اڑھائی لاکھ روپیہ کے مصرف سے پانچ سال کے عرصہ میں مکمل ہو جائے گی۔

مغربی پاکستان میں درجہ حرارت ــــ ۱۲۱ تک پہنچ گیا ــــ

کراچی ۱۸ جون۔ مغربی پاکستان کے طول و عرض میں گرمی کی شدت میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔ آج سب سے زیادہ گرمی لبیہ کے مقام پر پڑی۔ جہاں درجہ حرارت ۱۲۱ تک پہنچ گیا۔ خوشاب میں درجہ حرارت ۱۱۹ اور لاہور راولپنڈی میں ۱۱۶ تھا۔ موسمی محکمہ کا خیال ہے۔ کہ کل بھی شدت کی گرمی پڑے گی۔ مشرقی پاکستان میں متواتر بارش ہو رہی ہے۔

تونس کے متعلق پاکستانی مندوب کی گفت و شنید

نیویارک ۱۸ جون۔ تونس کے سلسلے میں پاکستان کے پروفیسر احمد شاہ بخاری میکسیکو کے مندوب پیڈیلو نردو سے طویل عرصہ تک بات چیت کرتے رہے۔ پروفیسر بخاری لاطینی امریکہ کے مندوبین سے یہ دریافت کر رہے ہیں۔ کہ تونس کے سلسلہ میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی طلب کرنے کا جو مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ اس میں عرب ایشیائی بلاک کا ساتھ کتنے اور ممالک دیں گے۔ انکشاف کیا گیا ہے۔ کہ مسٹر ڈین ایچی سن نے پیرس میں فرانسیسی حکام کو بتایا تھا۔ کہ اگر امریکی رائے عامہ کو تونس میں فرانسیسی عزائم سے اچھی طرح آگاہ کر دیا جائے۔ تو امریکہ کیلئے اس کی حمایت کرنا آسان ہو جائے گا۔

عرب لیگ کا ایجنڈا

دمشق ۱۸ جون۔ باخبر سیاسی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ عرب لیگ کونسل کے آئندہ اجلاس کا ایجنڈا یہ ہوگا۔ اینگلو مصری صورت حالات کے سلسلے میں مختلف عرب نشریات میں مطابقت پیدا کرنا۔ مشرق وسطیٰ کے لئے دفاعی سکیم ہسپانوی اور یونانی وزراء خارجہ کے دورہ کے اثرات پر غور۔ اقوام متحدہ کی ریلیف اور ورکس ایجنسی کی طرف سے پیش کردہ عرب مہاجرین کی بحالی و آبادکاری کی تجاویز پر غور (اسٹار)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔
ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی

مساجد کا قیام قوم کیلئے بہت بڑی برکات کا موجب ہوتا ہے

جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ یورپ کے مختلف ممالک میں مساجد تعمیر کرنے کی بابرکت تحریک میں پورے زور سے حصہ لے

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے امریکہ جرمنی۔ سوئٹزرلینڈ۔ سپین اور فرانس میں مساجد کی تعمیر کے متعلق جو روح پرور خطبہ ۱۶ مئی ۱۹۵۲ء کو ربوہ میں فرمایا ہے جماعت کے دوست اسے پڑھ چکے ہیں۔ اس خطبہ میں جماعت کے مختلف کاروباری حلقوں سے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو مطالبات فرمائے ہیں۔ ذیل میں ان کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس کے مطابق ہر ماہ رقوم ادا فرماتے رہیں۔ تا بیرونی ممالک میں اشاعت اسلام کے یہ مستقل مراکز جلد سے جلد قائم ہو جائیں۔

(۱) **وکلاء۔ ڈاکٹر۔ کنٹریکٹر پیشہ ور احباب** وغیرہ گزشتہ سال کی آمد معین کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ خانہ خدا کی تعمیر کے لئے ادا کریں۔

(ب) علاوہ سالانہ آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ دینے کے وہ بجٹ کے سال کے پہلے مہینے یعنی ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی مسجد فنڈ میں ادا کریں۔

(۲) **ملازمین احباب** کو ہر سال جو پہلی سالانہ ترقی ملے۔ وہ مساجد کی تعمیر کے لئے دی جائے۔ اسی طرح جب کسی دوست پہلی دفعہ ملازم ہو۔ تو پہلی تنخواہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ مسجد فنڈ کے لئے دیا جائے

(۳) **زمیندار احباب**۔ جن کی زمین دس ایکڑ سے کم ہو وہ ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے اور جن کے پاس اس سے زائد زمین ہو وہ دو آنہ فی ایکڑ کے حساب سے مسجد فنڈ میں چندہ دیں۔

(۴) **مزارع**۔ جن کے پاس دس ایکڑ سے کم مزارعت ہو۔ وہ دو پیسہ فی ایکڑ کے حساب سے اور اس سے زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کے حساب سے رقم ادا کریں۔

(۵) **بڑے تاجر**۔ مثلاً منڈیوں کے آڑھتی۔ کمپنیوں والے۔ کارخانوں والے وغیرہ وغیرہ۔ یہ مہینے کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافعہ مسجد فنڈ میں دیا کریں۔

چھوٹے تاجران۔ ہر ہفتہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا منافع مسجد فنڈ میں دیا کریں۔

(۶) **مستری۔ لوہار۔ مزدور** دوست ہر مہینے کے پہلے دن کی مزدوری کا یا کوئی اور دن مقرر کر کے اس دن کی مزدوری کا دسواں حصہ مسجد فنڈ میں دیں۔

(۷) **مختلف خوشی کی تقاریب پر** مثلاً نکاح پر۔ شادی پر۔ بیٹے کی پیدائش پر۔ مکان کی تعمیر۔ یا امتحان میں پاس ہونے پر کچھ نہ کچھ رقم ضرور **مسجد فنڈ** میں دی جائے۔

جملہ رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام اس ہدایت کے ساتھ بھجوائی جائیں کہ یہ رقوم "مساجد فنڈ تحریک جدید" میں جمع کی جائیں

اللہ تعالےٰ جماعت کے سب دوستوں کو ثواب کے اس مستقل کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے

نوٹ:۔ یہ پوسٹر وکالت مال کی طرف سے تمام جماعتوں کی خدمت میں بھجوایا جا چکا ہے۔ اگر کسی جماعت کو نہ پہونچا ہو۔ یا زائد کاپیاں درکار ہوں۔ تو وکالت مال تحریک جدید سے طلب فرمائیں۔

وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ دارالہجرت

بقیہ لیڈر صفحہ ۳

نہیں ہے کہ آپ یہ سب کچھ اسلام کے نام پر کر رہے ہیں؟ کیا اسلام بھی نعوذ باللہ فٹ بال کی کوئی گیند ہے۔ کہ آپ جس طرح چاہیں اسے اپنی ٹھوکروں سے اچھالیں؟

مولوی عبدالحامد صاحب القادری بدایونی واقعہ لاہور کا ذکر کر کے فرماتے ہیں۔

"قائداعظم سے اس بارے میں میری متعدد گفتگوئیں ہوئیں اور بعد میں انہیں اپنی غلطی محسوس ہوئی۔ چنانچہ واقعات شاہد ہیں کہ لاہور مسلم لیگ کونسل کے بعد سے تا انتقال قائداعظم و مرحوم لیاقت علیخان نے "قادیانیوں" کو لیگ میں شریک کیا..."

مولوی صاحب! کیا آپ کی انہی گفتگوؤں کا نتیجہ تھا۔ اور کیا واقعات کی شہادت یہی ہے۔ کہ قائداعظم نے "چوہدری محمد ظفر اللہ خان" کو جو ڈنکے کی چوٹ احمدی ہیں۔ اور جن کی تبلیغ احمدیت سے آپ نالاں ہیں۔ کیونکہ وہ آپ کے جمود کا پردہ چاک کرتی ہے۔ نہ صرف تقسیم کے مقدمہ میں ان کو مسلم لیگ کا وکیل منتخب کیا بلکہ پاکستان کا وزیر خارجہ بنایا؟ حالانکہ چوہدری صاحب موصوف نے کبھی اس کے لئے درخواست نہیں کی۔ کیا حافظ شیراز کا۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

والا مصرعہ بلیغ بھی شرم سے پانی پانی نہیں ہو رہا؟

مولانا! جو جھوٹ اس دنیا میں نہیں چل سکتا وہ قیامت کے دن کس طرح چل سکے گا؟ کبھی آپ نے سوچا؟

پھر مولانا ایک آدھ واقعہ تو بتا دیجئے کہ "قائداعظم" یا "مرحوم لیاقت علیخان" نے کسی "قادیانی" کو لیگ سے روکا ہو۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ سینکڑوں ہزاروں "قادیانی" اس وقت سے لے کر آج تک مسلم لیگ کے نہ صرف معمولی رکن ہیں۔ بلکہ مسلم لیگ کے عہدوں پر فائز ہیں۔ جن احمدیوں نے فیصلہ کن اور معرکۃ الآرا انتخابات میں اور قائداعظم کی شجاعانہ راہ نمائی کی خاطر "مولوی ظفر علیخان" جیسے احمدیت کے دشمن عنید کو ووٹ دیئے۔ حالانکہ اگر وہ اسکو ووٹ نہ دیتے تو وہ حق بجانب تھے۔ کیا ان احمدیوں" کو مسلم لیگ اور پاکستان کا مخالف بیان کرنا ہی نعوذ باللہ

آپ کا وہ اسلام ہے۔ جس سے آپ دوسروں کو خارج کر کے کافر و مرتد قرار دے رہے ہیں؟ اگر یہی وہ اسلام ہے تو ہم اس سے اللہ تعالےٰ کی پناہ مانگتے ہیں:۔ (باقی)

روزنامہ — الفضل — لاہور

مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۵۲ء

تعاون علی البر

چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی مذہبی خبر رساں ایجنسی کو بیان دیتے ہوئے عیسائیوں کو کمیونزم کے خلاف مسلمانوں کے ساتھ تعاون کی دعوت کے متعلق "نوائے وقت" کے بعد اب معذرت پیشہ روزنامہ "زمیندار" لاہور نے بھی ایک افتتاحیہ شائع فرمایا ہے۔ اور اس نے بھی "نوائے وقت" کی طرح مذہبی اور سیاسی دونوں نقاط نظر سے بحث فرمائی ہے ذرا ملاحظہ ہو۔

"تمام مفسرین کا اس نکتہ پر اجماع ہے کہ سورۂ فاتحہ میں مغضوب علیہم میں یہود کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور ضالین سے مراد عیسائی ہیں۔ پس جس قوم سے ہر مسلمان دن میں پانچ مرتبہ پناہ مانگتا ہے۔ اور اپنے اللہ سے التجا کرتا ہے۔

ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا ان لوگوں کا راستہ نہیں جن پر تیرا غضب نازل ہوا یا جو گمراہ ہو گئے۔

اس سے مذہبی بناء پر اشتراک عمل کا سوال ہی کیونکر پیدا ہو سکتا ہے۔"

(روزنامہ زمیندار ۱۸ جون ۱۹۵۲ء)

عرض خدمت ہے کہ سورۂ فاتحہ کی یہ آیات پڑھ دینا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ اسکو چوہدری صاحب کے قول پر چسپاں کرکے بھی دکھانا ضروری تھا۔ مگر چونکہ معذرت پیشہ روزنامہ "زمیندار" کا انحصار ہی مغالطہ انگیزی پر ہوتا ہے۔ اس لئے اس امر کو دیکھنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی کہ یہاں ان آیات کا اطلاق ہوتا بھی ہے یا نہیں چوہدری ظفر اللہ نے کب یہ کہا ہے کہ مسلمانوں کو وہ راستہ اختیار کرنا چاہیئے جو عیسائیوں کا راستہ ہے۔ اس نے تو تعاون علی البر کے اسلامی اصول کے مطابق عیسائیوں کو دعوت دی ہے۔

تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم

یعنی اے عیسائیو آؤ ہم ایک کلمہ پر جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے اکٹھے ہو کر کمیونزم کے الحاد کا مقابلہ کریں۔ قرآن کریم کے یہ وہ الفاظ ہیں جن سے خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شاہ روم۔ شاہ مصر اور شاہ حبشہ کو جو تینوں عیسائی تھے تعاون علی البر کی دعوت دی تھی۔ ان تینوں عیسائی بادشاہوں کو جو دعوتی مکتوب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجے تھے۔ ان سب میں قرآن کریم کے یہ الفاظ تحریر فرمائے تھے۔ مگر جو مکتوب کسریٰ شاہ ایران کو لکھا گیا تھا۔ اس میں یہ الفاظ درج نہیں کئے گئے۔ فرق کی وجہ ظاہر ہے عیسائی اہل کتاب ہیں۔ اور مجوس اہل الکتاب نہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائیوں کو تعاون علی البر کی دعوت دینا جیسا کہ چوہدری ظفر اللہ خان نے دی ہے۔ ہرگز خلاف اسلام نہیں ہے۔ بلکہ سنت نبوی کی پیروی ہے۔

اس کے علاوہ ایک یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حالانکہ از روئے قرآن کریم یہودی بھی اہل کتاب ہیں۔ مگر اللہ تعالے نے عیسائیوں کو یہودیوں اور مشرکوں سے ممیز فرمایا ہے۔ اور صاف صاف کہا ہے۔

لتجدن اشد الناس عداوۃ للذین آمنوا الیھود والذین اشرکوا ولتجدن اقربھم مودۃ للذین آمنوا الذین قالوا انا نصاریٰ

(المائدہ ع ۸۴)

یعنی تم مومنوں کے ساتھ یہودیوں اور مشرکوں کو عداوت میں سب انسانوں سے شدید ترین پاؤ گے اور تم عیسائیوں کو مومنوں سے محبت میں قریب ترین پاؤ گے۔

حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ ہم نے کل واضح کیا تھا۔ چوہدری ظفر اللہ خان کی اس دعوت کا تعلق کسی عیسائی ملک سے نہیں ہے۔ بلکہ عیسائیت سے بلحاظ ایک دین کے ہے۔ اور چونکہ عیسائیت بھی خواہ اس کا تصور کتنا بھی غلط ہو روحانیت پر اعتقاد رکھتی ہے۔ چوہدری صاحب نے صرف اس "کلمۃ سواء بیننا وبینکم" کے پیش نظر اسے اشتراکیت کے خلاف ہر ملک میں مسلمانوں کے ساتھ ملکر متحدہ محاذ قائم کرنے کی دعوت دی ہے اشتراکیت کے خلاف جو سراسر ایک ملحدانہ اور مادی تحریک ہے۔ جس کو روحانیت سے نہ صرف یہ کہ کوئی تعلق نہیں بلکہ روحانیت کی جانی دشمن ہے۔

ہم نہیں سمجھتے کہ اس سیدھی سی بات کا بتنگڑ بنانے سے ہمارے ان عدیم النظیر ماہرین سیاست کو کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے اگر چوہدری صاحب نے یہ کہا ہے کہ عیسائی مسلمانوں سے ملکر اشتراکی الحاد کا قلع قمع کریں۔ تو خدا جانے اس سے پاکستان کے دوسرے اسلامی ممالک کے ساتھ تعلقات پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اس وقت دنیا میں جو دو بڑے سیاسی بلاک ہیں۔ ان میں سے کسی کو بھی نہ عیسائیت سے کوئی تعلق ہے۔ اور نہ کسی اور دین سے۔ کیا برطانوی امریکی بلاک عیسائیت کا نمائندہ ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ ایک لادینی جمہوریت کا نمائندہ ہے۔ البتہ جمہوریت مذہب کی ویسی دشمن نہیں ہے۔ جیسی کہ اشتراکیت ہے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ عیسائیت کو تعاون علی البر کی دعوت جمہوری ملکوں کے ساتھ سیاسی اتحاد کے مترادف ہے۔

چوہدری ظفر اللہ خان نے ایک مذہبی خبر رساں کو بیان دیا ہے۔ جو لوگ سیدھی طرح سوچتے ہیں۔ وہ تو اس سے سمجھ سکتے ہیں کہ چوہدری صاحب کے بیان کا تعلق کسی سیاسی بلاک کی طرفداری سے قطعاً نہیں ہے۔ اور اس سے پاکستان کو کسی سیاسی بلاک سے مقید کرنے کا خیال پرلے درجے کی حماقت کے سوا اور کچھ نہیں۔ لیکن جو لوگ بغیر سوچے سمجھے سمجھے رائی کا پربت بنانے کے لئے ادھار کھائے بیٹھے ہوں۔ وہ جو قیاس آرائی خواہ کتنی ہی غیر مدلل اور دور از قیاس کیوں نہ چاہئیں سے کریں ان کا قلم کون پکڑ سکتا ہے۔ خدا جانے ہمارے ملک کے سیاست دانی کے دعوے داروں کو صحیح بات سمجھنے کا سلیقہ کب آئے گا۔

یہاں ایک بات اور قابل ذکر ہے کہا گیا ہے۔ کہ امریکی صدر ٹرومین نے بھی یہی بات کہی تھی۔ ان ہمہ دانوں کو اتنا بھی علم نہیں کہ ایک ٹرومین کیا یہی بات کئی ایک عیسائی پادریوں کی طرف سے بھی کہی جا چکی ہے۔ بلکہ جہاں تک ہمیں یاد پڑتا ہے پوپ نے بھی ایک دفعہ اس طرف اشارہ کیا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ کمیونزم کے بڑھتے ہوئے الحادی سیلاب سے تمام مذہبی لوگ چوکنے ہو گئے ہیں۔ اور وہ پوری طاقت سے اس کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں۔ ٹرومین کے متعلق ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ اس نے کس خیال سے یہ بات کہی تھی۔ مگر یہ یقینی ہے کہ چوہدری صاحب نے یہ بات صرف ایک ہی نقطۂ نظر سے کہی ہے۔ اور وہ اشتراکیت کے ریلے سے مذہبیت کو بچانا ہے۔ خواہ اس کی رمق کہیں پائی جاتی ہو۔ وہ ہر اس قوت سے تعاون کرنا چاہتے ہیں۔ جو اس الحادی سیلاب کی ناکہ بندی کر سکے۔

موجودہ عیسائیت کو مسلمانوں سے اتحاد کی دعوت دینا اس وجہ سے بھی ہے۔ کہ اب عیسائیوں میں احمدیوں کی تبلیغ اسلام کے نتیجہ میں بہت سے ایسے گروہ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو تین خداؤں کی بجائے اب صرف ایک خدا کو مانتے ہیں۔ اور حضرت عیسے علیہ السلام کو ایک نیک اور برگزیدہ انسان سے بڑھ کر حیثیت نہیں دیتے۔ اس طرح ان سے بجائے اتحاد بعنوان کلمۃ سواء بیننا وبینکم زیادہ مضبوط ہو سکتا ہے

عالم فاضل ہیچ ہے میں اپنا دین ایمان

مولوی عبد الحامد صاحب القادری بدایونی نے اپنے بیان میں فرمایا ہے۔

اخبار الفضل لاہور نے اپنے اداریہ کے آخر میں مسلم لیگ کونسل لاہور کا ذکر چھیڑا اور تحریر کیا کہ میں نے لاہور میں جس وقت قادیانیوں کے خلاف تجویز پیش کی۔ تو قائد اعظم نے ایک گھرکی دے کر بٹھا دیا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ قادیانی جماعت مسلم لیگ اور پاکستان کی مخالفت کر رہی تھی۔

ہم مولوی صاحب سے قسم دے کر پوچھتے ہیں کہ کیا یہ درست نہیں ہے کہ آپ کی تجویز پر قائد اعظم نے آپ کو ڈانٹ پلائی تھی اور کہا تھا۔ کہ میں ہرگز یہ تجویز پیش نہیں ہونے دونگا۔ اور اس پر آپ سر نہوڑا کر بیٹھ گئے تھے۔ اور آپ کے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکلا تھا۔ اگر ہماری بات کا یقین نہ ہو۔ تو ۱۹۴۶ء کے اخبارات خاصکر روزنامہ "زمیندار" جن میں یہ واقعہ شائع ہوا تھا پڑھ کر اپنی یادداشت تازہ فرما سکتے ہیں۔

خیر اس بات کو جانے دیجئے مولوی صاحب اتنا فرمایئے کہ "قادیانیوں" نے اس وقت مسلم لیگ اور پاکستان کی کیا مخالفت کی تھی۔ کیا انہوں نے عطاء اللہ شاہ احراری کی طرح یہ کہا تھا کہ ماں نے ایسا بیٹا ہی نہیں جنا جو پاکستان کی "پ" بھی بنا سکے۔ یا کیا انہوں نے پاکستان کو پلیدستان کے نام سے نامزد کیا تھا۔ یا کیا انہوں نے مودودی صاحب امیر جماعت اسلامی کی طرح یہ کہا تھا کہ پاکستان "جنت الحمقاء" ہے۔ ہم نے کلکتہ کے ٹکٹ خرید لئے ہیں کراچی میل پر کس طرح سوار ہو جائیں۔

کیا یہ گردش زمانہ کی ستم ظریفی نہیں ہے۔ کہ احمدیوں نے جنہوں نے اس وقت واقعی مسلم لیگ کا ہی ساتھ نہیں دیا تھا بلکہ پاکستان کے مطالبہ کو جائز ثابت کیا تھا۔ آج آپ ان کو برا بنا رہے ہیں۔ اور انہیں مسلم لیگ اور پاکستان کا مخالف بتا رہے ہیں۔ اور وہ بھی انہی احراریوں اور انہی مودودی کی اسلامی جماعت کے اکسانے پر جنہوں نے پاکستان کی بدیدا کر مخالفت کی تھی۔ مولوی صاحب!

کیا اس طرح جھوٹ کا طوفان باندھنا ہی علمائے اسلام کا طرۂ امتیاز ہے؟ کیا یہ غضب

(باقی دیکھیں صفحہ [illegible])

ذکرِ حبیب کم نہیں وصلِ حبیب سے

روایاتِ محمود

فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مرتبہ مکرم ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر

(اب ذیل میں دس روائتیں ایسی درج کی جاتی ہیں جو زمانہ براہین احمدیہ سے تعلق رکھتی ہیں)

زمانہ براہین احمدیہ سے متعلق روایات

(۴۶) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ آپ لاہور تشریف لے گئے بعض دوستوں نے تحریک کی کہ شاہدرہ میں ایک مجذوب رہتا ہے۔ اس کے پاس جانا چاہیئے۔ مگر بعض دوسرے دوستوں نے اس تجویز کی مخالفت کی اور کہا کہ وہ نہایت گندی گالیاں بکتا ہے۔ اس کے پاس نہیں جانا چاہیئے۔ مگر جو جانے کے حق میں تھے انہوں نے کہا۔ آپ کو الہام ہوتا ہے دیکھنا چاہیئے وہ کیا کہتا ہے۔ آپ خود بھی انکار کرتے رہے۔ مگر دوست اصرار کر کے لے گئے۔ آپ نے فرمایا۔ جب ہم وہاں پہنچے وہ گالیاں دیتے دیتے یکدم خاموش ہو گیا۔ اس کے پاس ایک خربوزہ تھا۔ اسے اٹھا کر میرے پیش کیا۔ اور کہنے لگا یہ آپ کی نذر ہے۔ دیکھنے والے تو اس کے اور بھی معتقد ہو گئے۔ مگر آپ نے فرمایا۔ کہ وہ پاگل تھا۔ تو بعض اوقات پاگل کو بھی ایسی باتیں نظر آجاتی ہیں۔ جو عقلمند نہیں دیکھ سکتے وہ چونکہ دنیا سے منقطع ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے اسے بھی کسی وقت غیب کی باتیں نظر آجاتی ہیں۔ (الفضل جلد ۲۶ نمبر ۱۷۱ صـ۴)

(۴۷) علم توجہ کیا ہے؟ وہ محض چند کھیلوں کا نام ہے۔ لیکن دعا وہ ہتھیار ہے۔ جو زمین و آسمان کو بدل دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ابھی دعوٰے نہیں کیا تھا۔ صرف براہین احمدیہ لکھی تھی کہ اس کی صوفیاء و علماء میں بہت شہرت ہوئی۔ پیر منظور محمد صاحب اور پیر افتخار احمد صاحب کے والد صوفی احمد جان صاحب اس زمانہ کے نہایت خدا رسیدہ بزرگوں میں سے تھے۔ جب انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اشتہار پڑھا۔ تو آپ سے خط و کتابت شروع کر دی۔ اور خواہش ظاہر کی کہ اگر کبھی لدھیانہ تشریف لائیں۔ تو مجھے پہلے سے اطلاع دیں۔ اتفاقاً انہی دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو لدھیانہ جانے کا موقع ملا۔ صوفی احمد جان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کی۔ دعوت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کے گھر سے واپس تشریف لا رہے تھے کہ صوفی احمد جان بھی ساتھ چل پڑے۔ وہ رتڑ چھتڑ والوں کے مرید تھے۔ اور ماضی قریب میں رتڑ چھتڑ والے ہندوستان کے صوفیاء میں بہت بڑی حیثیت رکھتے تھے۔ اور تمام علاقہ میں مشہور تھے۔ علاوہ از ہدو اتقاء کے انہیں علم توجہ میں اس قدر ملکہ حاصل تھا۔ کہ جب وہ نماز پڑھتے تو ان کے دائیں بائیں بہت سے مریض صف باندھ کر بیٹھ جاتے۔ نماز کے بعد جب وہ سلام پھیرتے تو سلام پھیرنے کے ساتھ ہی دائیں بائیں پھونک بھی مار دیتے۔ جس سے بہت سے مریض اچھے ہو جاتے۔ صوفی احمد جان صاحب نے ان کی بارہ سال شاگردی کی۔ اور وہ ان سے چکی پسواتے رہے۔ راستہ میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استفسار پر عرض کیا کہ میں نے اتنے سال رتڑ چھتڑ والوں کی خدمت کی ہے۔ اور اس کے بعد مجھے وہاں اس قدر طاقت حاصل ہوئی ہے کہ دیکھئے میرے پیچھے جو شخص آرہا ہے۔ اگر میں اس پر توجہ کروں تو وہ ابھی گر جائے اور تڑپنے لگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ سنتے ہی کھڑے ہو گئے اور اپنی سوٹی کی نوک سے زمین پر نشان بناتے ہوئے فرمایا (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی۔ جب آپ پر خاص جوش کی حالت ہوتی تو آہستگی سے اپنی سوٹی کے سر کو اس طرح زمین پر آہستہ آہستہ مارتے۔ جس طرح کوئی چیز کرید کر نکالنی ہو) صوفی صاحب! اگر وہ گر جائے تو اس سے آپ کو کیا فائدہ اور اس کو کیا فائدہ ہوگا؟ وہ چونکہ اہل اللہ میں سے تھے اور خدا تعالیٰ نے انہیں دوربین نگاہ دی ہوئی تھی۔ اسلئے یہ بات سنتے ہی ان پر محویت کا عالم طاری ہو گیا۔ کہ دینیوی بات ہے۔ دینی بات نہیں چنانچہ اس کے بعد انہوں نے ایک اشتہار دیا۔ جس میں لکھا کہ یہ علم اسلام کے ساتھ مخصوص نہیں۔ اگر کوئی ہندو اور عیسائی بھی اس علم میں ماہر ہونا چاہے۔ تو ہو سکتا ہے۔ اسلئے میں اعلان کرتا ہوں کہ آج سے میرا کوئی مرید اسے اسلام کا جزو سمجھ کر نہ کرے ہاں دنیوی علم سمجھ کر کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ میں نے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے انہیں دوربین نگاہ دی ہوئی تھی۔ اس کا ہمارے پاس ایک حیرت انگیز ثبوت ہے۔ اور وہ یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ابھی براہین احمدیہ ہی لکھی تھی کہ وہ سمجھ گئے کہ یہ شخص مسیح موعود بننے والا ہے۔ حالانکہ اس وقت تک ابھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی یہ انکشاف نہیں ہوا تھا۔ کہ آپ کوئی دعوے کرنے والے ہیں۔ چنانچہ انہی دنوں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک خط میں یہ شعر لکھا۔ ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کیلئے

یہ امر بتاتا ہے کہ صاحب کشف تھے اور خدا تعالیٰ نے انہیں بتا دیا تھا کہ یہ شخص مسیح موعود ہونیوالا ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود کے دعوٰے سے پہلے ہی فوت ہو گئے۔ مگر وہ اپنی اولاد کو وصیت کر گئے کہ حضرت مرزا صاحب دعوٰے کریں گے۔ انہیں ماننے میں دیر نہ کرنا۔ اسی تعلق کی بناء پر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی شادی ان کے ہاں ہوئی"۔

(الفضل جلد ۲۳ نمبر ۱۴۲ صـ۵)

(۴۸) آپ (حضرت صوفی احمد جان صاحب (مرتب) بہت بڑے بزرگ تھے اور اپنے زمانہ کے نیک لوگوں میں سے تھے۔ ایک دفعہ مہاراجہ جموں نے ان کو دعوت دی کہ آپ جموں آکر میرے لئے دعا کریں مگر آپ نے انکار کر دیا۔ اور کہہ دیا کہ اگر آپ دعا کرانا چاہتے ہیں تو یہاں آکر کرائیں۔ . . . . اللہ تعالیٰ نے ان کی برکت اور فیض سے ان کے سارے خاندان کو اور ان کے بہت سے مریدوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی توفیق دی۔

شہزادہ عبدالمجید خان صاحب (مبلغ ایران جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ (مرتب) ان کے مریدوں میں سے تھے۔ جو افغانستان کے شاہی خاندان اور شاہ شجاع کی نسل سے تھے"۔

(الفضل جلد ۱۵ نمبر ۷ صـ۹)

(۴۹) براہین احمدیہ کی شہرت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ لاکھوں آدمی آپ سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ ایک کی تو شہادت بھی موجود ہے جو دعوے سے پہلے ہی وفات پا گئے۔ یعنی صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی نے دعوٰے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

یہ تو ایک دوربین ولی اللہ کی نظر تھی۔ مگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ جن کی نگاہ اتنی دوربین نہ تھی وہ بھی سمجھتے تھے کہ اسلام کی نجات آپ سے وابستہ ہے۔ مگر جب وہ ہتھیار آپ کو دیا گیا۔ جس سے دشمن پامال ہو سکتا تھا۔ وہ آب حیات دیا گیا۔ جس سے مسلمانوں کی زندگی مقدر تھی۔ تو بڑے بڑے مخلص آپ سے متنفر ہو گئے اور کہنے لگے جسے ہم سونا سمجھتے تھے افسوس وہ تو پیتل نکلا۔ ایسے لاکھوں انسان یکدم بدظن ہو گئے۔ حتیٰ کہ جب آپ نے بیعت کا اعلان کیا تو پہلے روز صرف چالیس اشخاص نے بیعت کی۔ یا تو لاکھوں اخلاص رکھتے تھے اور پرانے لوگ سناتے ہیں کہ کس طرح بڑے بڑے علماء کہتے تھے کہ اسلام کی خدمت اسی شخص سے ہو سکتی ہے اور خود لوگوں کو آپ کے پاس بھیجتے تھے[1]۔ حتیٰ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ براہین کے شائع ہونے پر میں مرزا صاحب کی زیارت کے لئے پیدل چلکر قادیان گیا[2]۔ اور محمد حسین صاحب بٹالوی جنہوں نے آخر میں اپنا سارا زور مخالفت میں صرف کر دیا۔ انہوں نے بھی لکھا کہ تیرہ سو سال کے عرصہ میں کسی نے اسلام کی اس قدر خدمت نہیں کی۔ جتنی اس شخص نے کی ہے[3]۔ (الفضل جلد ۲۱ نمبر ۱۱ صـ۹)

(۵۰) ایک دفعہ مسجد مبارک میں بیٹھے ہوئے نائب مدیر الفضل نے عرض کیا کہ حضرت صاحب کے بھی لمبے بال تھے اور کہ شیخ غلام احمد صاحب نومسلم کہا کرتے ہیں کہ ۱۸۸۱ء یا ۱۸۸۲ء میں میں نے جب لدھیانہ میں حضرت صاحب کو پہلے پہل دیکھا تھا۔ اس وقت حضور کے بال لمبے تھے۔ اور سر پر فقیرانہ وضع کی ٹوپی تھی۔ (اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-)

ہاں حضرت صاحب کے بال لمبے تھے
اور پہلے ہندوستانی ٹوپی استعمال فرماتے
اور کلاہ بھی پہنتے تھے۔ جو آجکل کا سا
چھوٹا نہیں ہوتا تھا۔ بلکہ لمبا ہوتا تھا
اور غرارہ بھی استعمال فرماتے تھے"

(الفضل جلد ۹ نمبر ۲۶ صـ۵)

---

[1] اخبار چودھویں صدی راولپنڈی کے کسی اخبار میں گجرات پنجاب کے مشہور رجونڈ ٹ مولوی امام الدین صاحب نے ازراہ طنز مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو مخاطب کر کے لکھا تھا کہ ایک وقت تھا۔ جب کہ آپ مسجد چینیاں والی لاہور میں کھڑے ہو کر لوگوں کو کہا کرتے تھے۔ کہ اگر کسی نے ولی اللہ دیکھنا ہو۔ تو جا کر قادیان دیکھ آئے۔ اگر کرایہ کی ضرورت ہو تو مجھ سے لے لے۔ مگر بعد میں انہی پر کفر کا فتویٰ لگا دیا۔ افسوس اس اخبار کے تمام فائل گذشتہ انقلاب میں ضائع ہو گئے۔ ورنہ اصل الفاظ ہی نقل کر دیئے جاتے۔ (خاکسار مرتب)

[2] تاریخ مرزا صـ۵۲

[3] ریویو براہین احمدیہ صـ۱۲

دعائے مغفرت

میرا چھوٹا بھائی ریاض احمد بعارضہ ٹائیفائڈ بروز جمعۃ المبارک فوت ہو گیا ہے

احباب اس کی مغفرت اور ہمارے لئے صبر جمیل کی دعا فرمادیں۔

فیض اسلم

ٹی۔ آئی۔ کالج

زندہ نبی —— محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(مرتبہ مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل مبلغ سلسلہ مقیم حیدرآباد دکن)

ابتدائے دنیا میں تمام بنی نوع انسان ایک جگہ تھے اس وقت ان کے حالات کے مطابق ان کے لئے ایک ہی قسم کی تعلیم کافی تھی اور ایک ہی رسول تھا یعنی حضرت آدم علیہ السلام۔ جب وہ آہستہ آہستہ مختلف ممالک میں پھیل گئے تو پھر ایک نبی کی آواز دوسرے ملک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ تب خدا تعالےٰ نے مختلف ملکوں میں اپنے نبی بھیجے اور ہر ملک کی دماغی حالت کے مطابق تعلیم نازل فرمائی تاکہ کوئی قوم اس ہدایت سے محروم نہ رہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ کہ ہر قوم میں خدا تعالےٰ کے برگزیدہ اور فرستادہ آتے رہے ہیں۔ جب نسلیں ترقی کر گئیں۔ غیر آباد ممالک آباد ہوئے۔ آبادیوں کے فاصلے کم ہوئے ذرائع آمد و رفت میں سہولت و ترقی ہوئی اور انسانی دماغ بھی اس حد تک پہنچ گیا کہ وہ مختلف حالات کے متوازی تعلیمات کو سمجھ سکے اور ان کا استعمال کر سکے تو ضرورت محسوس ہوئی کہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک کامل دین کا ظہور ہو۔ جس طرح آدم اول کے زمانہ میں ایک ہی امت تھی اور ایک ہی کلام تھا۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی ایک ہی کلام ہو اور ایک ہی امت ہو۔ چونکہ سب قوموں کا ایک ہی خدا ہے اس لئے ضروری تھا کہ تمام قومیں اور افراد ایک ہی نقطہ مرکزی کی طرف جھکتے یا ایک نقطہ پر جمع ہونے کے سامان پیدا ہوتے اگر دنیا روحانی طور پر ایک نقطہ پر جمع نہ ہوتی تو خدائے واحد کی وحدانیت کس طرح ثابت ہو سکتی تھی۔ چنانچہ یہ نقطہ مرکزی بانیٔ اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے اور آپ ہی وہ پہلے انسان ہیں جنہوں نے تمام دنیا کو خطاب کیا کیونکہ پہلے نبی ایک مخصوص علاقہ یا قوم کی طرف مبعوث ہوا کرتے تھے چنانچہ آپؐ نے اعلان فرمایا:۔

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (اعراف)

اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول ہو کر آیا ہوں۔ اور آپ کی پیش کردہ کتاب یعنی قرآن مجید دنیا کو متحد کرنے والی آخری تعلیم ہے۔

چونکہ آپ کا دائرۂ عمل تمام دنیا تھی اس لئے اللہ تعالےٰ نے آپ کو تمام نبیوں کا سرتاج اور افضل الرسل بنایا اور آپ کی شریعت کو عالمگیر قرار دیا اور آپ کی ذات والا صفات کو خوبیوں کا جامع بنایا۔ انسانی زندگی میں پیش آنے والے مختلف حالات میں سے آپ کو گزار کر دنیا کے تمام انسانوں کے لئے اسوۂ حسنہ اور کامل نمونہ بنا دیا۔

اور آپ کو وہ قوت قدسیہ عطا فرمائی جس کی نظیر پہلے انبیاء میں نظر نہیں آتی۔ چنانچہ آپ نے جس رنگ میں روحانی دنیا میں ایک پاکیزہ انقلاب برپا کیا اس کے متعلق حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"وہ کامیابی اور اس قدر کامیابی کسی نبی کو بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نصیب نہیں ہوئی۔ یہی ایک بڑی دلیل آنحضرتؐ کی نبوت پر ہے۔ آپ ایک ایسے زمانہ میں مبعوث اور تشریف فرما ہوئے جبکہ زمانہ نہایت درجہ کی ظلمت میں پڑا ہوا تھا اور طبعاً ایک عظیم الشان مصلح کا خواستگار تھا اور پھر آپ نے ایسے وقت میں انتقال فرمایا جبکہ لاکھوں انسان شرک اور بت پرستی کو چھوڑ کر توحید اور راہ راست اختیار کر چکے تھے اور درحقیقت یہ کامل اصلاح آپ ہی سے مخصوص تھی کہ آپ نے ایک قوم وحشی سیرت اور بہائم خصلت کو انسانی عادات سکھائے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہیں کہ بہائم کو انسان بنایا اور پھر انسانوں سے تعلیم یافتہ انسان بنایا۔ اور پھر تعلیم یافتہ انسانوں سے با خدا انسان بنایا اور روحانیت کی کیفیت ان میں پھونک دی اور سچے خدا کے ساتھ ان کا تعلق پیدا کر دیا۔ وہ خدا کی راہ میں بکروں کی طرح ذبح کئے گئے اور چیونٹیوں کی طرح پیروں میں کچلے گئے۔ مگر ایمان کو ہاتھ سے نہ دیا بلکہ ہر مصیبت میں آگے قدم بڑھایا۔ پس بلاشبہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم روحانیت قائم کرنے کے لحاظ سے آدم ثانی تھے بلکہ حقیقی آدم وہی تھے جن کے ذریعہ اور طفیل سے تمام انسانی فضائل کمال کو پہنچے اور تمام نیک قوتیں اپنے اپنے کام میں لگ گئیں اور کوئی شاخ فطرت انسانی کی بے بار و بر نہ رہی۔" (لیکچر سیالکوٹ نومبر ۱۹۰۴ء)

پھر فرمایا ؎

"کہتے ہیں یورپ کے ناداں یہ نبی کامل نہیں
وحشیوں میں دین کو پھیلانا یہ کیا مشکل تھا کار
پر بنانا آدمی وحشی کو ہے اک معجزہ
معنئ راز نبوت ہے اسی سے آشکار
نور لائے آسماں سے خود بھی وہ اک نور تھے
قوم وحشی میں اگر پیدا ہوئے کیا جائے عار"

نبی عربی صلے اللہ علیہ وسلم امی محض تھے۔ مگر خدائے تعالےٰ نے آپ کو اپنے فضل و کرم سے علوم حقائق اور معارف کا ایک بحر بیکراں بنا دیا۔ اسی لئے تمام دنیا کی روحانی و اخلاقی اصلاح کا بار گراں آپ کے کندھوں پر ڈالا گیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

"امی و در علم و حکمت بے نظیر
زیں چہ باشد حجتے روشن تر ے
ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے"

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے نہ منسوخ ہونے والی اور عالمگیر شریعت عطا فرمائی ہے۔ اور آپ کے فیضان کو قیامت تک کیلئے جاری فرمایا ہے اور ایک انسان آج بھی ایمان کامل، اتباع و فرمانبرداری کر کے خدا تعالےٰ کے قرب کو حاصل کر سکتا ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔ اعلان کر دو کہ اے لوگو اگر تم خدا تعالےٰ کے محبوب بننا چاہتے ہو تو میری پیروی و اتباع کرو۔ چنانچہ اس امت محمدیہ میں بے شمار اولیاء و اقطاب اور ابدال گزرے ہیں۔ جنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ سے ہی یہ عزت اور خدا کے مقرب بن گئے اس زمانہ میں بھی آپ کی روحانی زندگی کے ثبوت کیلئے اللہ تعالےٰ نے اپنے مہدی اور مسیح حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو مبعوث فرمایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

(۱) "تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو۔۔۔۔۔۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں۔ اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کیلئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضۂ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخرکار اس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا کیونکہ ضروری تھا کہ دنیا ختم نہ ہو جب تک محمدی سلسلہ کیلئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا۔ جیسا کہ موسوی سلسلہ کیلئے دیا گیا تھا۔ اسی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ" (کشتی نوح)

(ب) "میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلےٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس ثبوت کیلئے خدا نے مجھے مسیح کر کے بھیجا ہے جس کو شک ہو وہ آرام اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلےٰ زندگی ثابت کرا لے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو کچھ عذر بھی تھا۔ مگر اب کسی کیلئے عذر کی جگہ نہیں۔ کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور زندہ رسول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ کر کے کہتا ہوں یہ باتیں سچ ہیں اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں پیش کیا گیا ہے اور زندہ رسول وہی ایک رسولؐ ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے دنیا زندہ ہو رہی ہے نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں پس مبارک وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکال لے۔" (لیکچر زندہ رسولؐ)

(ج) "ایک بڑی دلیل اس بات پر کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم روحانی طور پر اعلےٰ زندگی رکھتے ہیں یا دوسرا کوئی نہیں رکھتا۔ آپ کے تاثیرات اور برکات کا زندہ سلسلہ ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سچے مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کر کے خدا کے مکالمات سے شرف پاتے ہیں۔ اور فوق العادت خوارق ان سے صادر ہوتے ہیں اور فرشتے ان سے باتیں کرتے ہیں۔ دعائیں ان کی قبول ہوتی ہیں۔ اس کا نمونہ ایک میں بھی موجود ہوں۔" (زندہ رسولؐ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اللہ تعالےٰ کا یہ الہام نازل ہوا کہ "كُلُّ بَرَكَةٍ مِّنْ مُّحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَّمَ وَتَعَلَّمَ" کہ تمام برکات جو آپ پر نازل ہوئی ہیں یہ سب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان ہے۔ پس آنحضرتؐ ایک بابرکت استاد ہیں اور حضرت مرزا صاحب ان کے ایک بابرکت شاگرد ہیں چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں ؎

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمدؐ

نیز فرمایا:۔

"اگر میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت نہ ہوتا اور آپ کی پیروی نہ کرتا۔ تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

(باقی صفحہ ۷ پر)

میاں عبد اللہ خان صاحب افغان رضی اللہ عنہ درویش قادیان کا ذکر خیر

(از مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح مولوی فاضل)

میرے نسبتی والد حضرت عبد اللہ خان صاحب افغان مہاجر جن کی وفات ۱۷-۸۰ کی شب اپریل ۱۹۵۲ء کو قادیان میں ہوئی۔ علاقہ خوست ملک کابل کے رہنے والے تھے۔ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جو لوگ وہاں سے ہجرت کر کے قادیان آئے۔ اُن میں اُن کا خاندان بھی تھا۔ حضرت مولوی عبد الستار صاحب افغان کے مرحوم اُن کے چچا تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام مولوی عبد الغفار صاحب تھا۔ اور دوسرے چچا کا اسم ملا میرد تھا۔ ممکن ہے۔ اس خاندان کی ہجرت کا ذکر سلسلہ کی کسی اخبار میں آچکا ہو۔ جس سے سال ہجرت کا پتہ لگ سکے۔ بہر حال یہ یقینی امر ہے۔ کہ ان لوگوں نے صاحبزادہ صاحب کی شہادت کے جلد ہی بعد ہجرت کر لی تھی۔

آپ کا خاندان قبیلہ منگول سے تعلق رکھتا تھا۔ حضرت بزرگ صاحب کا ذکر تو کئی دفعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا ہے۔ آپ ساری عمر مجرد رہے۔ صاحب کشف و رؤیا تھے۔ مجیب الدعوات تھے۔

حضرت ملا میرد صاحب کی بھی کوئی اولاد نہ تھی۔ اُن کی بیوہ نے پاکستان بننے کے بعد لاہور میں انتقال کیا۔ حضرت مولوی عبد الغفار صاحب کے متعلق سُنا ہے۔ کہ بہت لمبے قد کے بزرگ تھے۔ تینوں بھائیوں میں سے صرف حضرت مولوی عبد الغفار صاحب ہی صاحب اولاد تھے جو ایک لڑکا اور ایک لڑکی پر مشتمل تھی۔ لڑکا یہی درویش عبد اللہ خان صاحب مرحوم تھے اور لڑکی مولوی غلام رسول صاحب افغان کی زوجہ ہیں۔ درویش مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ جب میں قادیان میں آیا تھا۔ تو اس وقت میرا بچپن کا زمانہ تھا۔ ہر چند کہ میں ہوش کے زمانہ تک پہنچ چکا تھا مگر زبان نہ جاننے کی وجہ سے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کوئی بات یاد نہیں ہے۔

پہلی بیوی کے فوت ہو جانے پر آپ نے دوسرا نکاح قبروں میں کیا۔ اس بی بی سے تین لڑکیاں اور ایک لڑکا ہے جب دوسری بیوی وفات پا گئیں۔ تو تیسرا نکاح آپ نے سرائے نورنگ میں کیا جو ابھی تک بفضل خدا زندہ ہیں یہ تین لڑکیوں اور ایک لڑکے کی والدہ ہیں۔

فسادات کے دنوں میں جب ہمیں قادیان چھوڑنا پڑا۔ تو آپ کو خدا تعالیٰ نے وہاں رہنے کی توفیق دی۔

جیسا کہ حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے ایک نوٹ میں تحریر فرمایا ہے۔ آپ کی زندگی بہت متقیانہ تھی۔ حضرت ملا میرد صاحب کے کانوں میں بڑے بڑے سوراخ تھے۔ درویش مرحوم فرمایا کرتے تھے۔ کہ حکومت کابل شہید مرحوم کی شہادت کے سلسلے میں میرے چچا صاحب کو بھی دن ایک بجے دن ستون کے ساتھ کھڑا کر کے کانوں میں کیل گاڑ دیتے تھے۔

درویش مرحوم رضی اللہ عنہ کافی عرصہ تک حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ کے ملازم رہے اور پہلی شادی نواب صاحب نے ایک راجپوت لڑکی موضع نوسی کھیڑہ ضلع انبالہ سے کرائی تھی۔ یہ لڑکی بیگم والدہ صاحبہ کے ساتھ حضرت نواب صاحب کے ہاں پلی تھی۔ اُن کے بطن سے آپ کی اولاد دو لڑکے اور ایک لڑکی ہے۔ جو لڑکی خاکسار کے حبالۂ نکاح میں ہے

آمدنی چونکہ قلیل تھی۔ اس لئے مالی پریشانیاں رہتی تھیں مگر باوجود اس کے مہمان نواز بہت تھے۔ اور بلا تکلف ما حضر پیش کر دیتے تھے۔ اور خانگی اخراجات کے لئے آپ ہمیشہ مطمئن معلوم ہوتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ ان کی غیر معمولی طور پر مدد فرماتا تھا۔

باوجودیکہ آپ نے یکے بعد دیگرے تین شادیاں کیں مگر پہلی۔ دوسری اور تیسری بیوی کی اولاد سے ایک جیسا سلوک تھا

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کو علاوہ خادمانہ تعلق کے رضاعت کا تعلق بھی حاصل تھا۔ نوابزادہ میاں محمد احمد خان صاحب اور صاحبزادی امۃ الرشید صاحبہ کے آپ رضاعی والد تھے۔ اس تعلق کی بناء پر حضرت نواب صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اطال اللہ عمرہا آپ پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی اپنی صاحبزادی کی رضاعت کی وجہ سے آپ پر تفرکرم فرمایا کرتے تھے۔

آپ کی شادی شدہ اولاد ساری صاحب اولاد ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اُن کی دینی و دنیوی بہتری کیلئے دعا کریں۔

ہمیں ذرہ سی تکلیف ہوتی تھی تو فوراً دعا کے لئے اُن کی خدمت میں خط ارسال کر دیتے تھے۔ ویسے بھی وہ ہم کو لئے بہت دعائیں کرتے تھے۔ ہمیں بڑی تسلی تھی۔ کہ ہمارے خاندان کا نمائندہ دار الامان میں موجود ہے۔ افسوس کہ ہم اس سعادت سے محروم ہو گئے۔

آپ کی تیمارداری میں اُستاذی المکرم حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب امیر جماعت قادیان برادرم فضل الٰہی خان صاحب برادرم شیر خان صاحب افغان اور دوسرے درویشان قادیان نے بہت توجہ دی پہلے دھاریوال لے گئے۔ وہاں سے واپس امرتسر۔ جب خون کی ضرورت پڑی تو ریاضت اور فاقہ زدہ درویشوں نے خون پیش کر دیا۔ ہمارے دل ان صاحبان کے لئے شکریہ سے لبریز ہیں۔ ان کے لئے بھی جن کی خدمت کا ہمیں علم نہیں ہو سکا۔ امرتسر سے چوہدری بشیر احمد صاحب بذریعہ فون مطلع کرتے رہے بھائی جی قادیانی صاحب باوجود بڑھاپے کے ان سے صاحبزادے کے خطوں کا جواب دیتے رہے اللہ تعالیٰ ان بزرگوں

مجاہدین تحریک جدید کے مخلصانہ جذبات

(۱) عبد الرحمٰن صاحب راحت لاہور:- میں نے تحریک جدید کا چندہ اپنا اور اپنی اہلیہ صاحبہ کا ۳۱ مارچ تک ادا کرنے کی کوشش کی مگر نہ دے سکا۔ اب آپ کا یہ اعلان دیکھ کر ۳۱ مئی تک چندہ تحریک جدید ادا کرنے والے احباب کے نام بھی مسابقون کی فہرست میں حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ خدا کے فضل و کرم سے میں نے اپنا وعدہ دہلی دروازہ سیکرٹری مال کو دیکر تاکید کی۔ کہ جلد مرکز میں ارسال کریں۔ تحریک جدید کا ہر مجاہد یہ یاد رکھے کہ ۳۱ مئی تک یعنی پہلے ۶ ماہ میں ادائیگی ان کو سابقون میں لاتی ہے۔ اور ایسے احباب کے نام دعا کے لئے حضور میں انشاء اللہ تعالیٰ پیش کئے جائیں گے پس آپ پوری توجہ سے ادا کریں۔

(۲) مشرقی پاکستان سے ایک دوست جن کا نام ظاہر کرنا مناسب نہیں لکھتے ہیں۔

"میں نے تبلیغ کی اہمیت اور مبلغوں کی بے سروسامانی اور اپنے کمزور کندھوں پر اس عظیم الشان بار کا تصور کرتے ہوئے ہی بلا لحاظ اپنی مالی حالت کے مبلغ -/۱۲۵ روپے کا وعدہ سال ۱۸ کی تحریک جدید میں کیا ہے۔ بڑی تمنا اور شدید خواہش تھی۔ اور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی سابقین میں شریک ہونے کا موقعہ بخشا۔ اب بھی جو احباب ۳۱ مئی تک اپنے وعدے سو فی صدی پورے کریں گے۔ وہ چونکہ حضور کے ارشاد کے مطابق پہلے ۶ ماہ میں ادا کرنے والے ہیں۔ اس لئے وہ سابقون الاولون میں ہیں۔ پہلی ششماہی میں ادا کرنا سابقین میں لاتا ہے۔ ویسے امسال اس سال مالی لحاظ سے مجھ پر بہت تنگی ہے افضل نوکی کی نذر ہو چکی ہے۔ بہت تھوڑی رقم سے کی اُمید ہے۔ جو ابھی نہیں ملی۔ مالی تنگی نے کاروبار پر بھی اثر ڈالا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر ہی وقت کٹ رہا ہے۔ باوجود اس کے کوشش کروں گا۔ کہ جلد از جلد اپنے تحریک جدید کے وعدے کو پورا کر سکوں و باللہ التوفیق۔ حضرت اقدس کے حضور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست کریں۔

(۳) مکرمی جناب محمد مقصود صاحب فرید آباد ڈھاکہ سے اطلاع دیتے ہیں:۔

آپ کی یاد دہانی چٹھی انتہائی دماغی بے چینی کی حالت میں ۳۰ اپریل کی شام کو موصول ہوئی۔ خدا خدا کر کے رات گذاری۔ اور پہلی مئی کو تحریک جدید سال ۱۸ کی قابل ادا رقم مبلغ ایک صد روپیہ لیکر انجمن ڈھاکہ میں پہنچا لیکن محصل صاحب کا پتہ نہ ملا۔ تب دوسری صبح کو روپیہ ادا کر کے رسید حاصل کر لی۔ تب دل کو اطمینان ہوا۔ آپ کو اطلاع مل چکی ہو گی۔

پاکستان اور بیرونی ممالک کی ہر ایک جماعت کو یہ انتظام کرنا اشد ضروری ہے۔ کہ جس وقت کوئی دوست چندہ دے خواہ کوئی وقت ہو کسی وقت ان سے لیا جائے کیونکہ بعض دفعہ ایسا ہو جاتا ہے۔ اور ایسے واقعات موجود ہیں کہ چندہ دینے والے صاحب کے دل میں ایک وقت جوش اُٹھا۔ اور روپیہ لیکر محصل یا سیکرٹری مال یا جو روپیہ وصول کرتا ہے۔ اُسے دیکھا مگر نہ ملا۔ تو پھر ان کی کوئی ذاتی ضرورت آگئی۔ اور روپیہ خرچ ہو گیا۔ ایسی مثالیں بھی ہیں کہ وہ پھر دے ہی نہ سکے۔ اور ایسی بھی ہیں کہ انہوں نے مشکل سے آخر مال نہیں دیا۔ پس ہر جماعت کے کارکنان کو روپیہ جس وقت کوئی لائے۔ اُس وقت لینے کا انتظام رکھنا ضروری ہے۔

(۴) بیرونی ممالک کی جماعتیں بھی اپنے وعدوں کی رقوم جلد سے جلد ادا کرنے کا فکر کریں اور تمام روپیہ جو وصول ہو جہاں بیرونی ممالک میں بنک ہیں وہاں بنک میں چندہ تحریک جدید اور مرکزی حصہ کا جمع کرا کر وکیل المال تحریک جدید ربوہ کے پتہ سے بنک کی رسید ارسال فرمائیں۔ ایسی رسید بنک کی ملنے پر وکالت مال اس جماعت کو باقاعدہ رسید ارسال کرے گی۔ اور ساتھ ہی اس کے چندہ تحریک جدید کی اسم وار تفصیل بھی ارسال ہو۔ تا مرکز میں حساب باقاعدہ رہے۔ بیرونی ممالک کی جو جماعتیں اپنے وعدوں کی رقوم اسوجائی تک مقامی جماعتیں وصول کر لیں گی۔ اور اگست میں باقاعدہ بنک وغیرہ کی رسید تفصیل وغیرہ ارسال کریں گی۔ ان کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دعا کے لئے پیش کرنے کی کوشش ہو گی کہ اخبار میں بھی شائع ہو جائیں۔

(۵) پاکستان کی جماعتیں اور ان کے براہ راست وعدہ کرنے والے افراد اپنے وعدے ۳۱ مئی تک سو فی صدی پورے کر کے سابقون میں داخل ہو جائیں۔ کیونکہ پاکستانیوں کی یہ ادائیگی پہلے چھ ماہ کے اندر حضور کی ہدایت کے مطابق ہے۔

بیرونی ملک کے لئے اگست تک مرکزی حصہ اور چندہ تحریک جدید کا بنک میں داخلہ بھی اسی اصول کے مطابق سابقون الاولون میں لاتا ہے۔ سو ابھی سے کوشش کر کے ادائیگی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

درخواست دُعا

میرے نانا جان قبلہ چوہدری نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر پولیس جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں، فالج اور دمہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور چارپائی سے اُٹھ نہیں سکتے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (قریشی فصیح الدین جمیل)

(بقیہ صفحہ ۵)

زندہ نبی ــــــ محمد صلے اللہ علیہ وسلم

نیز فرماتے ہیں:-

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

جان و دلم فدائے جمال محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ زِ بحرِ کمال محمد است
ایں آتشم ز آتشِ مہر محمدی است
ویں آب من ز آب زلال محمد است

پس حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کا وجود باوجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک روشن ثبوت ہے اور آنحضرت صلعم کے افاضات روحانیہ کی صداقت و حقانیت پر زندہ گواہ ہیں اسی لئے آپ سید ولد آدم۔ رحمۃ للعالمین اور افضل الانبیاء ہیں ؎

یا رب صل علی نبیک دائماً
فی ھذا الدنیا و بعث ثان

اعلان

نظارت بیت المال میں عموماً چندہ جات کے کوپنوں کے نہ ملنے کی شکایات موصول ہوتی رہتی ہیں۔ چونکہ کوپنوں کا اجراء دفتر محاسب سے ہوتا ہے۔ اسلئے ایسی شکایات کو دفتر محاسب میں برائے توجہ و تعمیل بھجوایا دیا جاتا ہے

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ کوپنوں کے متعلق شکایات براہ راست محاسب صاحب کو بھجوائی جایا کریں۔

ناظر بیت المال ربوہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ــــــ

درخواست ہائے دعا

میرے تایا جان ملک صلاح الدین صاحب ایم اے درویش قادیان بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب ان کی خلاصی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔ خاکسار اکرام اللہ ربوہ

میرے بھائی کیپٹن عبدالعزیز صاحب اپنی ملازمت سے برطرف کر دیئے گئے تھے۔ انہوں نے اپنی بحالی کے واسطے اپیل کی ہوئی ہے۔ احباب جلد بحالی کیواسطے دعا کریں۔ نیز بندہ خود بھی بعض پریشانیوں کیوجہ سے تذبذب کی حالت میں رہتا ہے۔ جس کے واسطے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ جلد از جلد اس حالت کو بدل کر اطمینانِ قلب عطا فرماوے

مستری چراغ دین گورنمنٹ انجنیئرنگ سکول رسول۔ ضلع گجرات

میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ تاحال بیمار ہیں ہسپتال سینی ٹوریم میں زیر علاج ہیں۔ کمزوری بیحد ہو گئی ہے چلنا پھرنا مشکل ہو گیا ہے۔ ان کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالےٰ اپنا فضل فرماوے آمین خاکسار محمود احمد دارالشفا خانیوال

میرے والد سید احمد نور صاحب کابلی ابھی تک بیمار ہیں۔ پہلے سے زخم زیادہ خطرناک حالت پکڑ چکا ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

سید محمد نور ربوہ ضلع جھنگ

بندہ کی ہمشیرہ صاحبہ اور چچا زاد بہن دونوں میعادی بخار میں مبتلا ہیں۔ حالت کچھ خطرناک ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

پیر محمد اختر مدرسہ چٹھہ ضلع گوجرانوالہ

چوہدری عنایت اللہ بی ایس سی اور ان کے بیٹے چوہدری بشیر احمد صاحب بی اے کاٹن انسپکٹر کے لئے درد دل سے دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انہیں مقدمۂ قتل سے باعزت بری فرماوے آمین

ہدایت اللہ عفی اللہ عنہ چک ۲۵ جنوبی سرگودہا

احباب کرام خاکسار کی دینی دنیوی ترقی۔ امتحان میں کامیابی اور ہر قسم کی خیر و برکت کے حصول کے لئے دعا کریں نیز میرے والد چوہدری نبی بخش صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور میرا لڑکا ممتاز احمد ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب جماعت دونوں کی صحت کے لئے دعا کریں۔ (ڈاکٹر غلام قادر احمدی چہور چک ۱۱/۱)

میرے چھوٹے بھائی عزیز محمد سلیم احمد نے امسال ایف۔ ایس سی (ایگریکلچر) کا امتحان دیا ہے۔ احباب عزیز موصوف کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر محمد خاں ضلع ملتان

ماسٹر عبدالعزیز صاحب نوشہروی صحابی کے پوتے عزیز مبارک احمد خاں نے اس سال بی۔ اے کا فائینل امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ سردار احمد سرائے نعمت خان ضلع نہراوہ

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ میری اور میرے بھائی کی مشکلات کو دور فرمائے۔ آمین۔ [illegible] محمد یوسف صاحب (مرحوم)

انتقال اراضی ربوہ دارالہجرت!

اراضی ربوہ کے متعلق مندرجہ ذیل انتقال لیز کے بارہ میں اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی دوست کو اس انتقال کے متعلق کسی قسم کا اعتراض ہو تو اعلان ہذا کی تاریخ اشاعت سے ۵ دن کے اندر اندر دفتر ہذا کو بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک مطلع فرمائیں ورنہ بعد میں کوئی شکایت نہیں سنی جائے گی۔

قطعہ محلہ بلاک	رقبہ مرلے	رقبہ کنال	حاصل کردہ	انتقال بنام
۳۵/۱۱۵ قطعہ عـ۱ بلاک عـ۱۳ محلہ دارالیمن ربوہ	—	۱	محمد انور صاحب ولد امیر بخش صاحب آف عینووالی ضلع سیالکوٹ حال ملازم ٹی اے برانچ این۔ ڈبلیو۔ آر ایل۔ پی کوچنگ سب سیکشن لاہور	خلیفہ عبدالرحیم صاحب خلف خلیفہ نور الدین صاحب مرحوم آف جموں

اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی۔ ربوہ

کشمیر سے متعلق بھارتی پالیسی حقیقت پسندانہ نہیں "گلاسگو ہیرلڈ"

لنڈن ۱۸ رجون۔ تیز رفتاری سے آبادی میں اضافے اور کافی عرصہ تک سامان خوراک کے لئے دیگر ممالک پر دارومدار کے جن مسائل سے بھارت کو دوچار ہونا پڑ رہا ہے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے "گلاسگو ہیرلڈ" نے اپنے اداریہ میں تحریر کیا ہے کہ انہیں حالات کے مطابق ہی بھارت کی خارجہ پالیسی طے ہونی چاہیے۔

چونکہ یہ ملک مغربی بلاک اور چین دونوں کے ساتھ اچھے تعلقات استوار کرنا چاہتا ہے اس لئے غیر جانبداری ہی اس کی نظریاتی پالیسی ہے۔ لیکن دونوں صورتوں میں مدد قبول کرنے کے سوئے اس کی شرط یہ ہوتی ہے کہ کوئی وعدہ نہ کرے۔ لیکن پھر بھی گھریلو مسائل میں گھرے ہوئے ہونے کے باوجود کشمیر کے سلسلہ میں پاکستان کے ساتھ اس کے تنازعہ پر کوئی زیادہ اثر نہیں پڑا فوجوں پر اس قدر زیادہ رقوم خرچ کی جا رہی ہیں کہ سماجی اور اقتصادی سکیموں پر عملدرآمد نہیں کیا جا سکتا۔ لہذا یہ امر غیر یقینی ہے کہ تیسری عالمی جنگ کے موقعہ پر غیر ملکی امداد کا ڈھانچہ اس طرح تبدیل ہو جائے گا کہ بھارت کسی ایک فریق کے ساتھ شامل ہونے کے قابل ہو جائے۔

لیکن یہ امر یقینی معلوم ہوتا ہے کہ مسئلہ کشمیر اور ایسے حالات کے دباؤ سے آبادی کا بحران بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔ (اسٹار)

"روز میری" جہاز کے جنیوا جانے کے امکان

لنڈن ۱۸ رجون۔ ابھی تک یہ مسئلہ شک میں ہے کہ اینگلو ایرانی آئیل کمپنی "روز میری" کے سویز پہنچنے پر کیا اقدام کرے گی۔

سویز کی ایک اطلاع ہے کہ وہاں جہاز کو روکنے کے لئے کوئی خفیہ پلان اختیار کیا جائیگا۔ تاہم سویز میں اطالوی تیل کمپنی کے ایجنٹوں کی رائے ہے کہ برطانی سویز میں "روز میری" کے خلاف کوئی اقدام نہیں کرنا چاہیئے۔

اگر جہاز کسی رکاوٹ کے بغیر سویز میں پہنچ گیا تو غالباً جنیوا چلا جائے گا۔ جہاں کی بندرگاہ آزاد ہے اور اسے اطالوی حکومت کے ساتھ بھی نہیں نمٹنا ہونا پڑے گا۔ کیونکہ حکومت نے تیل کی درآمد کا لائسنس نہ دینے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔

دریں اثنا اٹلی کی ایک بہت بڑی جہازراں کمپنی اور دیگر گروپ نے پیش کش کی ہے کہ وہ ایران کے اس تیل کو لے جانے کے لئے جہاز دینے کو آمادہ ہے جس کا ٹھیکہ ای۔ پی۔ آئی۔ ایم کمپنی نے کیا ہے۔

لیکن ایسا معاہدہ ہیگ عدالت کے فیصلہ کے بعد قابل عمل ہوگا لیکن اگر اینگلو ایرانی تیل کمپنی کو دئیے ہوئے عارضی امتناعی حکم کی توسیع کئے بغیر ملتوی ہو گیا تو بھی اس پر عملدرآمد شروع کر دیا جائے گا۔ (اسٹار)

پاکستان کو ٹڈی دلوں کا خطرہ

لنڈن ۱۸ رجون۔ اینٹی لوکسٹ ریسرچ سنٹر کی ماہانہ پیشگوئیوں میں بتایا گیا ہے کہ ایران میں صحرا سے جو ٹڈی دل آ رہے ہیں ان کے باعث پاکستان اور بھارت کو بھی خطرہ ہے۔ مشرق میں ایران اور افغانستان خطرے کا ذریعہ ہیں۔ (اسٹار)

طیارے پر حملے کے خلاف سویڈن میں ناراضگی

سٹاک ہالم ۱۸ رجون۔ امن کے دلدادہ اور غیر جانبدار سویڈن میں ان دنوں روسیوں کے خلاف ناراضگی کا زبردست جذبہ کارفرما ہے۔ کیونکہ سوموار کو بالٹک کے اوپر ایک غیر مسلح سویڈن اڑن کشتی پر روسی لڑاکا طیاروں نے حملہ کر دیا تھا۔ اس طیارے کو مار گرانے کے بعد سویڈن والوں کو شبہ ہو گیا ہے کہ گذشتہ جمعہ سے وہ اپنے جس گم شدہ ڈکوٹے کی تلاش میں ہیں اس کو بھی ایسا ہی حادثہ پیش آ گیا ہوگا۔ (اسٹار)

لنڈن ۱۸ رجون۔ امید ہے کہ جلد ہی بھارتی حکومت اعلان کر دیگی کہ کرشنا ہائی کمشنر کے عہدہ سے ریٹائر ہو گئے ہیں۔ یہ بھی بہت ممکن ہے کہ اسی ہفتے میں بھارت میں سابق برطانوی ہائی کمشنر سر آرچیبالڈ نائی کی جگہ کسی اور برطانوی ہائی کمشنر کے تقرر کا اعلان کر دیا جائیگا۔ اب کہا جاتا ہے کہ نئے ہائی کمشنر میلکم میکڈونلڈ نہیں ہونگے۔ (اسٹار)

مشرقی پاکستان میں فوجی بھرتی کی رفتار تیز کرنے کی کوشش

کراچی ۱۸ رجون۔ فوجی بھرتی کے متعلق جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ امید ہے کہ وہ جولائی کے آخر تک اپنی رپورٹ پیش کر دیگی رپورٹ میں مشرقی پاکستان اور سرحد میں فوجی بھرتی کی رفتار تیز کرنے کے لئے کچھ تجاویز پیش کی جائیں گی۔

درخواست دعاء

مکرم مسعود احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل چند روز سے لاحقہ ملیریا بیمار رہیں۔ گو اب کچھ افاقہ ہے۔ احباب کرام ان کی کامل صحتیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

مذہب کی بنیاد پر چودھری ظفر اللہ خاں کو علیحدہ کرنے کا مطالبہ پاکستان کی سالمیت اور ترقی کے لئے زہر قاتل ہے

(منقول از ہفت روزہ شیراز کراچی ۱۵ رجون ۵۲ء)

کراچی میں "علمائے کرام" اور مفتیانِ عظام" کے ایک کنونشن نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

"چونکہ سر محمد ظفر اللہ خاں قادیانی ہیں۔ اور قادیانیوں کو پاکستان سے کوئی دلچسپی اور ہمدردی نہیں ہو سکتی اس لئے انہیں پاکستان کی وزارت خارجہ کے عہدے سے الگ کر دیا جائے۔ اور قادیانیوں کو پاکستان میں ایک "مذہبی اقلیت" قرار دے دیا جائے۔"..........

حضرات علمائے کرام نے جس بنیاد پر چودھری صاحب کی "برخواستگی" کا مطالبہ کیا ہے۔ ہم اس بنیاد کو پاکستان کی سالمیت۔ خوشحالی۔ ترقی اور اتحاد کے لئے زہر قاتل سمجھتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہماری سوچی سمجھی رائے یہ ہے۔ کہ ہمارے واجب الاحترام علماء نے اس کنونشن میں جو مطالبہ کیا ہے۔ وہ ملک اور ملت کے لئے سخت تباہ کن ہے۔ "قادیانیت" کو "پاکستانیت" کا حریف اور ہر قادیانی کو اینٹی پاکستان قرار دینا ایک ایسی پالیسی ہے۔ جس سے کوئی باشعور پاکستانی اتفاق نہیں کر سکتا۔ اس موقع پر جبکہ ابھی ہم اپنے قومی وجود کو برقرار رکھنے کے لئے ایک شدید جنگ لڑ رہے ہیں۔ مذہبی بنیادوں پر اس قسم کے ہنگامے گرم کرنا اور سیاسیات کو خواہ مخواہ فرقہ پرستی کی عینک سے دیکھنا گویا اجتماعی خودکشی کا سامان فراہم کرنا ہے۔ ہم اس ملک کے سمجھدار طبقے سے درخواست کریں گے۔ کہ وہ میدان میں آئے۔ اور بغیر کسی توقف اور تامل کے اس قسم کے مضحکہ انگیز مطالبوں کے خلاف اپنی آواز بلند کرے۔ حکومت کو بھی زیادہ عرصہ تک اس سلسلہ میں "مجہول پالیسی" اختیار کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس کا فرض ہے۔ کہ اور کسی سبب سے نہیں تو اپنے وزیر خارجہ کی پوزیشن کے تحفظ ہی کے لئے حرکت میں آئے۔ اور ان مدعیانِ دین سے صاف الفاظ میں کہدے۔ کہ تم فقہی تاویلات کی بنیاد پر مسلمانوں کو کافر یا مومن بناتے رہو۔ لیکن تمہیں یہ اجازت نہیں دی جا سکتی۔ کہ تم پوری قوم کے مفادات سے (اس قسم کے مطالبات کر کے) کھیلو۔

درخواست دعا

(از مکرم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم۔ اے سابق مبلغ امریکہ حال ربوہ)

احباب رمضان کے ان آخری بابرکت ایام میں اس عاجز کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعا فرمائیں کہ

(۱) اللہ تعالےٰ میرے تمام گناہوں کو معاف کرے۔ اور مجھے حقیقی ایمان و اعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔

(۲) مجھے کامل صحت عطا کرے۔

(۳) تمام مشکلات۔ تکالیف اور پریشانیوں سے نجات دے۔ جن میں میں مبتلا ہوں۔ اور مجھے اپنے فضلوں رحمتوں اور نعمتوں سے نوازے۔

(۴) محض اپنے فضل سے حقیقی کامیابی کے ساتھ تازلیت خدمت دین کی توفیق دے۔ اور مولیٰ مجھ سے راضی ہو۔ نیز میرے اہل وعیال کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کو صالح خادم دین با اقبال اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

ہنگامہ کراچی کے متعلق ماہنامہ تریاق لاہور کا خاص نمبر

لاہور ۱۸ رجون معلوم ہوا ہے کہ ہنگامہ کراچی کے متعلق اخبارات اور مشہور اہل قلم اصحاب کے منصفانہ مضامین ماہنامہ تریاق لاہور میں یکجا شائع کئے جا رہے ہیں۔ احباب کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگوا کر تقسیم کریں۔ قیمت: فی سینکڑہ دس روپے ہے ملنے کا پتہ یہ ہے:۔ منیجر طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۲۸۹ لاہور۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴